سوال

(38) سترہ کے معاملے میں شدت برتنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

بہت سے لوگ سترہ کے معاملہ میں شدت برتتے ہیں، یہاں تک کہ مسجد میں داخل ہونے کے بعد اگر انہیں سترہ بنانے کے لیے کوئی ستون خالی نہ ملا تو انتظار میں ٹھہرے رہتے ہیں، اور بغیر سترہ کے نماز پڑھنے والے پر نکیر کرتے ہیں، جب کہ بعض لوگ ان کے برعکس سترہ کے معاملہ میں سستی برتتے ہیں، اس سلسلہ میں حق بات کیا ہے؟ اور اگر سترہ رکھنے کے لیے کوئی چیز نہ ملے تو کیا لکیر سترہ کے قائم مقام ہو سکتی ہے؟ اور کیا شریعت میں اس کی کوئی دلیل ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

سترہ رکھ کر نماز پڑھنا واجب نہیں بلکہ سنت موکدہ ہے، اگر کوئی چیز گاڑنے کے لیے نہ ملے تو لکیر کھینچ لینا کافی ہے، اور اس کی دلیل درج ذیل احادیث ہیں، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

''جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو سامنے سترہ رکھ لے اور اس سے قریب ہو کر نماز پڑھے۔'' (سنن ابی داود بسند صحیح)

ایک دوسری حدیث میں آپ کا ارشاد ہے:

''نمازی کے سامنے اگر کجاوہ کی آخری لکڑی کے مانند کوئی چیز نہ ہو تو اس کی نماز کو عورت، گدھا اور کالا کتا سامنے سے گذر کر کاٹ دیتے ہیں۔'' (صحیح مسلم)

ایک تیسری حدیث میں آپ نے ارشاد فرمایا:

''جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھے تو اپنے سامنے کوئی چیز رکھ لے، اگر کچھ نہ پائے تو لاٹھی ہی گاڑ لے، اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو ایک لکیر ہی کھینچ دے، پھر سامنے سے کسی چیز کے گزرنے پر اسے کوئی نقصان نہیں ہوگا۔'' (مسند احمد اور ابن ماجہ بسند حسن)

حافظ ابن حجر رحمة اللہ علیہ بلوغ المرام میں فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے بعض اوقات بغیر سترہ کے نماز پڑھی ہے، جو اس بات کی واضح دلیل ہے کہ سترہ رکھنا واجب نہیں۔

البتہ مسجد حرام کی نماز اس حکم سے مستثنیٰ ہے، مسجد حرام میں نماز پڑھنے والے کو سترہ رکھنے کی ضرورت نہیں، جیسا کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ثابت ہے کہ وہ مسجد حرام میں بلاسترہ کے نماز پڑھتے تھے اور طواف کرنے والے ان کے سامنے سے گزرتے رہتے تھے، اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اس مفہوم کی ایک حدیث مروی ہے مگر اس کی سند ضعیف ہے۔ سترہ کی مشروعیت مسجد حرام میں اس لیے بھی ساقط ہے کہ مسجد حرام میں عموماً بھیڑ بھاڑ ہوتی ہے اور نمازی کے آگے سے گزرنے سے بچنا ناممکن ہوتا ہے، نیز بھیڑ بھاڑ کے اوقات میں مسجد نبوی اور دیگر مسجدوں کا بھی یہی حکم ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا استَطَعتُم ۔۔۔ ١٦ سورة التغابن

"اپنی طاقت کے مطابق اللہ سے ڈرتے رہو۔"

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب میں تمھیں کسی بات کا حکم دوں تو اسے اپنی طاقت کے مطابق بجالاؤ" (متفق علیہ)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

ارکانِ اسلام سے متعلق اہم فتاویٰ

صفحہ: 95

محدث فتویٰ